بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱	۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ	۴ مئی ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۰۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ہجرت ۱۳۲۲ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کل شام کی گاڑی دہلی تشریف لے گئے ۔ حضور نے مقامی امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب کو اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا ۔

سیدہ ام طاہر صاحبہ ۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ ۔ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اور صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ بھی حضور کے ہمراہ ہیں ۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز پرائیویٹ سکرٹری بھی ساتھ گئے ہیں ۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت سر درد ۔ نزلہ ۔ اور خشکی کی وجہ سے علیل ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ۔

کل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ماتحت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف دعوۃ الامیر

روزنامہ الفضل قادیان ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

مسلم امراء کے لئے سبق

برادران وطن اپنے قومی اداروں کے لئے جس فیاضی کے ساتھ روپیہ صرف کر رہے ہیں ۔ اس کی کئی مثالیں پچھلے دنوں دیکھنے میں آئی ہیں ۔ وہ اس قابل ہیں ۔ کہ مسلمان امراء اس سے سبق حاصل کریں ۔ اور قومی مفاد کی خاطر ذاتی اغراض کی قربانی کا مادہ اپنے اندر پیدا کریں ۔ حال میں سر گنگا رام ٹرسٹ کی طرف سے لاہور میں بڑے اعلیٰ پیمانہ پر ایک ہسپتال اور میڈیکل کالج قائم کیا ہے جس پر پندرہ سولہ لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے ۔ اس سے پہلے سر گنگا رام آنجہانی کی ایک بیوہ بہو نے پانچ لاکھ روپیہ دیا اور ان کے بیٹوں نے بھی کافی رقوم دیں اور باقی روپیہ ٹرسٹ سے صرف ہوا ۔ اس کے بعد لاہور کے سناتن دھرم کالج کی جوبلی کی تقریب عمل میں آئی جس میں شمولیت کے لئے مہاراجہ دھولپور اور مہاراجہ دربھنگہ کے علاوہ سیٹھ جگل کشور برلا ۔ اور سیٹھ رام کرشن ڈالمیا بھی لاہور پہنچے ۔ مہاراجہ دھولپور نے کالج کے لئے جو روپیہ دیا ۔ اس کا تو اعلان نہیں ہوا ۔ لیکن سیٹھ برلا نے سناتن دھرم سبھا کو ایک لاکھ اور کالج کو ۲۵ ہزار روپیہ دیا ۔ سیٹھ ڈالمیا نے کالج کو ۱۵ ہزار اور طلباء کے وظائف کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ دیا ۔ مہاراجہ دربھنگہ نے کالج کو ۲۵ ہزار اور ایڈیشنل مہاودیالہ کو گیارہ ہزار روپیہ دیا ۔ کالج کے لئے اس تقریب پر کل چار لاکھ روپیہ جمع ہوا ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ سیٹھ ڈالمیا اب تک مختلف قومی کاموں پر دو کروڑ اور سیٹھ برلا ایک کروڑ چالیس لاکھ روپیہ صرف کر چکے ہیں ۔ ابھی پچھلے دنوں امرتسر کے باوا گورنکھ سنگھ ویدی چار فنڈ کے لئے ایک لاکھ روپیہ دے چکے ہیں ۔ اور اتنا ہی روپیہ بعض دوسرے ہندوؤں سے فراہم کیا گیا ہے ۔ اور یہ چند ایک مثالیں وہ ہیں ۔ جو حال میں ہی دیکھنے میں آئی ہیں ۔ ورنہ ہندو سرمایہ داروں کی طرف سے کئی قسم کے عطیات کی بہت مثالیں ہیں

افسوس کہ مسلمانوں میں یہ روح قائم نہیں رہی ۔ ایک زمانہ تھا کہ دنیا میں ان کے برابر قربانی کرنے والی کوئی قوم نہ تھی ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں انہوں نے اسلام کی خاطر ایسی ایسی قربانیاں کیں ۔ کہ جو قربانی کی تاریخ میں ہمیشہ بے مثال و بے نظیر رہیں گی ۔ مگر اب جہاں دیگر اسلامی خصوصیات اور خوبیاں ان میں سے معدوم ہو گئیں ۔ وہاں یہ بھی باقی نہ رہی ۔ آج مسلمانوں میں بڑے بڑے دولت مند ہیں ۔ اور وہ اپنے ذاتی آرام و آسائش اور عیش و عشرت کے لئے بے دریغ روپیہ صرف کرتے ہیں ۔ لیکن قومی لحاظ سے ان پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ۔ ان کا انہیں کوئی احساس نہیں ۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایسی مثالیں جو ہندوؤں میں عام ہیں مسلمانوں کی طرف سے شاذ ہی دیکھنے میں آتی ہیں ۔ مسلمانوں کی تو یہ حالت ہے ۔ کہ عرصہ ہوا مسٹر جناح نے دس لاکھ روپیہ کی فراہمی کی اپیل کی تھی ۔ زبانی تو ان کے علاوہ مسلم لیگ اور اس کے نصب العین کے ساتھ انتہائی عقیدت و وابستگی کا اظہار کیا جاتا ہے ۔ اور اسے حاصل کرنے کے لئے بڑے بڑے بلند عزائم کا اعلان ہوتا رہتا ہے ۔ لیکن عملی پہلو یہ ہے ۔ کہ آج تک دس لاکھ روپیہ فراہم نہیں کیا جا سکا ۔ بلکہ اگر ہمارا قیاس غلط نہیں ۔ تو اس کا نصف بھی اب تک جمع نہیں ہوا ۔

لیکن یہ حالت دیکھ کر اسلام سے ہمدردی رکھنے والوں کو مایوس اور مخالفین اسلام کو خوش نہ ہونا چاہیئے ۔ کیونکہ اگر ایک طرف مسلمانوں کی پستی کی یہ حالت ہے ۔ کہ وہ اس حد تک گر گئے ہیں ۔ تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک مامور کے ذریعہ ایک ایسی قوم کو کھڑا کر دیا اور روز بروز اسے مضبوط تر کرتا جا رہا ہے جو نہ صرف مال ۔ بلکہ ہر قسم کی قربانیاں کرنے میں سب اقوام سے آگے ہے ۔ اور اپنی حیثیت و وسعت کے لحاظ سے ایسا شاندار نمونہ پیش کر رہی ہے کہ جس کی مثال اور کہیں بھی نہیں مل سکتی ۔

پنجاب میں اسلامی ادارہ کی تجویز

معزز معاصر "احسان" (یکم مئی) نے تجویز پیش کی ہے ۔ کہ پنجاب میں ایک ایسا اسلامی ادارہ قائم کیا جائے جس کے لئے کم از کم دس لاکھ روپیہ جمع ہوں ۔ اس ادارہ کا ٹرسٹ بھی بنایا جائے ۔ اس ادارہ میں صرف اسلامی تعلیم ہو ۔ ہندوستان کے چیدہ علماء اس ادارہ کے لئے اساتذہ مقرر کئے جائیں ۔ اس ادارہ میں نہ صرف قرآن ۔ فقہ اور حدیث کی مکمل تعلیم ہوگی ۔ بلکہ اسلام کی تاریخ مکمل طور پر اس ادارہ میں پیش کی جائے ۔ ایران ۔ افغانستان ۔ شام ۔ بلاد عرب ۔ مصر ۔ ترکی اور دوسرے اسلامی ممالک سے اس ادارہ کا براہ راست تعلق ہو ۔"

اس کی ضرورت کیا ہے ؟ معاصر موصوف لکھتا ہے "جب اس عظیم ادارے کے طلباء فارغ التحصیل ہو کر باہر نکلیں گے ۔ تو وہ پاکستان کے مسلمانوں کو صحیح پیغام دے سکتے ہیں ۔ مساجد اور دوسرے مدارس میں ان کی خدمات جب حاصل کی گئیں تو وہ موجودہ اساتذہ کی نسبت مسلمان بچوں کو اسلام کی سچی روشنی سے آگاہ کریں گے ۔"

اس ادارہ کی حیثیت کے متعلق لکھا ہے ۔ کہ ۔ "اگر مسلمان ہمت کریں ۔ تو یہ ادارہ جامعہ ازہر کے دوسرے درجہ پر قائم کیا جا سکتا ہے ۔"

سوال یہ ہے ۔ کہ جب اول درجہ کا ادارہ یعنی جامعہ ازہر موجود ہے ۔ تو پھر اس دوسرے درجہ کے ادارہ کا قیام مسلمانوں کی صحیح ضرورتوں کو کس طرح پورا کر سکیگا ۔ عربی اور فارسی کے بڑے بڑے جید عالم اور سکالر اب بھی مسلمانوں میں موجود ہیں ۔ مگر ان کا وجود قوم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا رہا ۔ دراصل علماء و فضلاء نہیں بلکہ مسلمانوں کو ایسے روحانی راہنماؤں کی ضرورت ہے ۔ جو براہ راست اللہ سے تعلق رکھتے ہوں ۔ اور اپنے ساتھ ملنے والوں پر بھی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

دربارہ امداد گندم برائے غربار قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ ۹ اپریل ۱۹۴۳ء میں فرماتے ہیں۔ "پچھلے سال میں نے قادیان کے غربار کے لئے غلہ کی تحریک کی تھی۔ اس سال بھی میں جماعت کے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ جتنا غلہ وہ اپنے لئے جمع کریں۔ اس کا چالیسواں حصہ قادیان کے غربار کے لئے دے دیں۔ میں نے گزشتہ سال پچاس من غلہ دیا تھا۔ اس سال ایک سو من غلہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ گزشتہ سال اس فنڈ میں ۱۵۰۰ من غلہ جمع ہوا۔ ایک سو من غلہ انشاء اللہ میں دے دوں گا۔ باقی چودہ سو من کا جماعت کے دوستوں کے لئے مہیا کرنا کوئی ایسی چیز نہیں جو مشکل ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ پنجاب کے چند شہروں والے ہی اگر دیانتداری کے ساتھ اپنے اپنے غلہ کا چالیسواں حصہ دے دیں۔ تو بغیر کسی خاص قربانی کے یہ مطالبہ پورا ہو سکتا ہے۔ .... اگر جماعت کا ہر فرد اس تحریک میں حصہ لے۔ تو بغیر کسی قسم کی دقت اور قربانی کے احساس کے اپنے غلہ کا چالیسواں حصہ غربار کے لئے نکال سکتا ہے .... پس ہر شخص جو اپنے خاندان کے لئے غلہ جمع کرتا ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ غلہ کا چالیسواں حصہ قادیان کے غربار کے لئے وقف کر دے۔ قادیان کے ارد گرد جس قدر جماعتیں ہیں ان کا بھی اور باہر والوں کا بھی فرض ہے۔ کہ جس نرخ پر وہ غلہ جمع کریں۔ اس کا چالیسواں حصہ نکال کر قادیان بھیج دیں۔

اس وقت تک جس قدر وعدے موصول ہوئے ہیں۔ وہ ۲۴ ۴/۴۳ کے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ احباب کو اس تحریک میں بیش از بیش حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس بات کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ گندم نکلے گی یا خریدی جائے گی۔ تو وعدہ لکھایا جائے گا۔ بلکہ حضور کے اندازہ کے مطابق اپنے خرچ کا اندازہ کر کے اس کے چالیسویں حصہ کا وعدہ فی الفور بھجوا دینا چاہیئے۔

محمد عبد اللہ اعجاز پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ۲۴/۴/۴۳

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کا معجزانہ اثر

چند روز پیشتر مجھے بخار اور ہچکی ہو گئی تھی۔ بخار تو خدا تعالےٰ کے فضل سے دو تین روز میں جاتا رہا۔ مگر ہچکی باوجود ڈاکٹری اور یونانی علاج کے مسلسل جاری رہی۔ آخر ایک تار اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کیا۔ اور دوسرا تار الفضل کو روانہ کیا۔ تا الفضل کے ناظرین بھی دعا فرمائیں۔ مگر الفضل کو ارسال کیا ہوا تار گم ہو گیا۔ اور وہ اخبار میں شائع نہ ہو سکا۔ لیکن سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت مبارک میں تار روانہ کرنے کے بعد ایسا معجزہ ہوا۔ کہ وہ ہچکی جو دن رات ستاتی تھی۔ اور کسی علاج سے رکتی نہ تھی۔ یکدم بغیر کسی علاج کے موقوف ہو گئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

اس سے صاف ثابت ہے کہ جو خدا تعالےٰ کا حقیقی خلیفہ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ خدا تعالےٰ کا کیسا خاص تعلق ہوتا ہے۔ اور وہ کس طرح اس کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اس کے بعد ایڈیٹر صاحب الفضل کو میری علالت کا علم ہو گیا۔ اور انہوں نے احباب کو تحریک فرمائی۔ کہ میرے لئے دعا کریں۔ ان کا اور جن احباب نے خاکسار کے لئے دعا فرمائی اور بذریعہ تار و خطوط بیمار پرسی کی ان سب کا ممنون و مشکور ہوں۔ خدا تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے۔

خاکسار سیٹھ عبد اللہ الہ دین

میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

از جناب مولوی ذوالفقار علیخاں صاحب گوہر

کوئی پیغام خدا آ کے سنایا ہوتا
معجزہ کوئی کرامت کا دکھایا ہوتا
فتحِ اسلام کا مژدہ کوئی لایا ہوتا
وقت ہے وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

دیکھو قرآں میں عشار عربی کی تعطیل
اونٹوں سے ہوتی نہیں بار سفر کی تحمیل
میرے انکار میں کیوں کرتے ہو لوگو تعجیل
وقت ہے وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

رمضاں میں نہیں کیا دیکھا کسوف اور خسوف
نہ تھے دمدار ستارہ پہ نشاں سب موقوف
ٹوٹنا تاروں کا بھی اک تھا نشان موصوف
وقت ہے وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

میرے آنے ہی پہ موقوف تھا قتلِ دجال
جس کے مرکب کی نظر آتی ہے ریلوں میں مثال
سورۃ الکہف میں موجود ہیں جس کے احوال
وقت ہے وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

قتلِ دجال براہیں سے کیا ہے میں نے
انتقام عیسوی مذہب سے لیا ہے میں نے
غلبہ اسلام کو اس دیں پہ دیا ہے میں نے
وقت ہے وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

عیسوی ملکوں میں مشاد ہیں میرے داخل
دیں میں ہونے لگے میرے نصاریٰ شامل
کفر کا بن گیا میرا دمِ صافی قاتل
وقت ہے وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

اے مسلمانو خدا کے لئے آنکھیں کھولو
امتِ احمدِ مختار میں داخل ہو لو
کیا نہیں دیکھے نشاں سینکڑوں تم نے بولو
وقت ہے وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
وہ نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

سلہ واذا العشار عطلت

نتائج امتحان سالانہ ۱۹۴۳ء

مدرسہ احمدیہ و مدرسۃ البنات قادیان

نتائج امتحان سالانہ ۱۹۴۳ء مدرسہ احمدیہ و مدرسۃ البنات قادیان بغرض آگاہی شائع کئے جاتے ہیں۔ مفصلہ ذیل نام پاس ہونے والے طلباء و طالبات کے ہیں۔

(۲) سیدہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ
(۳) حمیدہ بیگم صاحبہ

درجہ ثانیہ مدرستہ البنات

(۱) امۃ الہادی صاحبہ
(۲) امۃ العزیز صاحبہ
(۳) امۃ الرشید صاحبہ

نوٹ :- اختر اسلام صاحبہ اور امۃ الحفیظ صاحبہ کا انگریزی کا امتحان جولائی میں پھر لیا جائیگا اگر وہ اس میں پاس ہو گئیں۔ تو پاس سمجھی جائیں گی

عبد الرحیم درد سیکرٹری مجلس تعلیم

جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ

(۱) عبد القدیر صاحب (۲) محمد زبیدی صاحب
(۳) عبد المالک صاحب (۴) عبد الغنی صاحب
(۵) محمد حیات صاحب (۶) عبد اللطیف صاحب
(۷) سردار احمد صاحب (۸) نذیر احمد صاحب
(۹) غلام حسین صاحب

نوٹ :- دوست محمد صاحب کا ایف۔ اے کا امتحان یکم جون کو پھر ہوگا۔ اگر وہ اس میں پاس ہو گئے تو پاس سمجھے جائیں گے۔

درجہ رابعہ مدرستہ البنات

(۱) عابدہ خاتون بیگم صاحبہ

درجہ اولیٰ جامعہ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت پاس کرنے والے طلباء مطلع رہیں۔ کہ درجہ اولیٰ جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۵/۵/۴۳ تک ہو سکتا ہے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

اعلان نکاح :- یکم مئی بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خاکسار کے بھائی صوفی کریم بخش صاحب آف زیرہ کا نکاح پانچسو روپیہ مہر پر حمیدہ بیگم صاحبہ بنت ... قاضی عبد ... صاحب دارالرحمت قادیان کے ساتھ پڑھا اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار خدا بخش عبد... سیالکوٹ شہر

فلسفۂ قربانی

از جناب ابوالبرکات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۳)

احمدیت کا تعلق قربانی سے ہے

جو شخص اسلام کی تعلیم کو قبول کرتا ہے یا احمدیت میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ اس حقیقت کو پہلے اچھی طرح سمجھ لے۔ کہ اس کا اسلام یا احمدیت کی صداقت کو قبول کرنا کس لحاظ سے ہے اور اس کی صداقت کو کس غرض سے قبول کیا ہے۔ بعض لوگ مذہب کو دنیوی مفاد یا دنیوی اغراض و مقاصد پر قیاس کرتے ہوئے قبول کرتے ہیں۔ اور جب وہ پروگرام ان کا پورا نہیں ہوتا۔ تو مذبذب ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ وہ قربانیاں جن کا اسلام یا احمدیت مطالبہ کرتی ہے جب سنتے ہیں۔ تو اس مطالبہ کو اپنے منشائے نفس کے خلاف جان کر رہ جاتے ہیں۔ کہ میں کیا چاہتا تھا۔ اور اسلام اور احمدیت مجھ سے کیا چاہتی ہے۔ یعنی میں دین کے ذریعہ سے دنیوی مفاد کا حصول چاہتا تھا۔ اور دین مجھ سے جو دنیا میں چاہتا ہوں اس کی بھی مجھ سے قربانی چاہتا ہے۔ پس ایسے شخص کو پہلے ہی سوچ سمجھ کر اس طرف آنا چاہیئے۔

سب سے زیادہ جس چیز کی اسلام یا احمدیت قبول کرنے والے کو ضرورت ہے وہ مذہب اسلام یا احمدیت کی حقیقی غرض کو سمجھنا ہے۔ کیونکہ بہت سے لوگ مثلاً احمدیت کو قبول کرنے کو صرف اسی حد تک کافی سمجھتے ہیں کہ انہیں یہ بات معلوم ہو گئی۔ کہ عقلی دلائل کی رو سے حضرت مسیح اسرائیلی کی وفات کا مسئلہ اور حضرت اقدس مسیح محمدی کی صداقت کو انہوں نے قابل تسلیم سمجھ کر قبول کر لیا۔ لیکن نماز اور چندہ کی ادائیگی سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے صرف احمدیت کا ایک حصہ جو عقلی دلائل سے تعلق رکھتا تھا قبول کیا۔ گویا احمدیت کی باقی تعلیم کا اعتقادی یا عملی حصہ ان کے نزدیک قابل عمل ہی نہیں۔ ایسے احمدیوں کو اس بات کی ابھی ضرورت ہے کہ وہ تعلیم احمدیت کی ترقی کے لئے اور بھی آگے بڑھیں اور خدا کی راہ میں جو چیز بھی صداقت قبول کرنے میں روک بنے خدا کے حکم کے خلاف کسی کی پرواہ نہ کریں۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ امتحانات کے سوا نہ ہی دنیوی ترقیات مل سکتی ہیں۔ نہ ہی دینی اور روحانی۔ پس ترقی کے لئے۔ اور حصول انعامات کے لئے محنت اور امتحان کا ہونا انسان کے لئے قدرت کی طرف سے دستور فطرت میں رکھا گیا ہے۔ پس جو لوگ محنت اور قربانیوں سے جی چراتے ہیں اور امتحان کے نام سے بھی گھبراتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ محنت اور امتحان سے کوسوں دور رہیں۔ ان سادہ مزاجوں اور ناعاقبت اندیشوں کی یہ بیہودہ خواہش۔ اور بے معنی تمنا ایسی ہی ہے۔ جیسے کچے برتنوں کی یہ خواہش کہ آگ کے بھٹے میں نہ داخل ہوں۔ نہ ہی پختہ ہوں۔ اور ساری عمر وہ کچے کے کچے ہی اپنی جگہ پر پڑے رہیں۔ کیا کچے برتنوں کی اس خواہش سے وہ کوئی قیمتی وجود بن سکتے ہیں۔ یا انہیں کسی قسم کی قدر و منزلت حاصل ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔

پس یہی حال ان احمدی دوستوں کا ہے جو محنت اور قربانیوں یا امتحانوں سے گھبراتے اور ان سے الگ رہنے کو پسند کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ حرکت میں ہی برکت ہے اور محنت کے اندر ہی نعمت ہے۔

حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام تقوےٰ کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ کہ ابتداء میں متقی انسان کو بدیوں کو ترک کرنے اور نیکیوں کو عمل میں لانے میں تکلف سے کام لینا پڑتا ہے۔ اور متقی کا لفظ جو اتقاء مصدر سے ہے۔ اپنے اندر تکلف کا بھی خاصہ رکھتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ مومن انسان ابتداء میں بوجہ اجنبیت و عدم مزاولت و عادت کے بدیوں کو ترک کرنے کا عادی نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی آزاد طبیعت نظام جدید کی پابندی کی خوگر ہوتی ہے۔ اسی طرح نیکیوں اور نیک کاموں کی بجا آوری کا بھی حال ہوتا ہے۔ کہ طبیعت ان کے عمل کی بھی عادی نہیں پائی جاتی۔ اس لئے شروع شروع میں متقی انسان کو ترک سیئات اور فعل الخیرات کے لئے تکلفات سے کام لینا پڑتا ہے

لیکن جب توجہ کے ساتھ علمی اور عرفانی ترقی سے تقوےٰ اور روحانیت میں بھی ترقی حاصل ہوتی ہے۔ تو ایمانی حالت ہر پہلو کے لحاظ سے تکلف سے تلذذ کی کیفیت سے تبدیل ہو جاتی ہے۔ پھر جب روحانی آنکھ کھلتی ہے اور محجوبانہ حالتوں سے نجات ملتی ہے۔ تو متقی انسان ترقی کرتے کرتے خدا تعالےٰ کی معرفت اور اس کی صفات کے بے پایاں حسن و احسان کی تجلیات کو اس عارفانہ نگاہ سے دیکھنے لگ جاتا ہے۔ کہ گویا اب یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اس کی شنید دید سے بدل گئی۔ اور اس کا ایمان عرفان سے تبدیل ہو گیا۔ اور اس کا غیب مرتبہ شہود سے متبدل ہو گیا۔ اس مرتبہ پر انسان عشق الٰہی کے ولولوں اور روحانی کششوں سے دائرہ خلق کی محجوبانہ کیفیتوں اور حالتوں سے بہت دور آگے نکل جاتا ہے۔ اور ان حالات میں ترک شر اور عمل خیر میں اس طرح کی اعلےٰ لذت محسوس کرتا ہے۔ جیسے ایک تندرست اور بھوکا انسان لذیذ غذا سے لذت اٹھاتا ہے۔ اور اس وقت انسان اپنی جان۔ اپنا مال۔ اپنی برادری اور اہل و عیال اور جملہ احباب اور اعداد کی کشمکش سے فارغ ہو کر سب کو مولیٰ کریم کی راہ میں جو سب محبوبوں سے بڑھ کر محبوب ہے۔ قربان کر دینے کو ایک لذیذ فعل محسوس کرتا ہے۔ گویا کہ عاشقانِ رب العزۃ کے نزدیک سب سے زیادہ لذت خدا کی راہ میں قربانیوں کے فعل میں محسوس ہوتی ہے۔ انہی معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی نسبت بخاری میں اسی حالت فدائیت کے جذبہ کا اظہار ان الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ

والذی نفسی بیدہ لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احیٰ ثم اقتل ثم احیٰ ثم اقتل ثم احیٰ ثم اقتل۔ یعنی مجھے خدا کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں اپنے دل میں ایک جوش تمنا محسوس کرتا ہوں۔ اور ایک جذبۂ محبت سے یہ خواہش رکھتا ہوں۔ کہ میں خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں۔ اور پھر قتل کیا جاؤں۔

حضرت ابراہیم ؑ۔ حضرت اسماعیل ؑ و حضرت ہاجرہ ؑ۔ جن کی قربانیوں کی یادگار میں مناسک حج کا نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔ اور ہر سال تمام عالم اسلامی کے اندر بڑی دھوم دھام سے اس کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے ہزاروں لاکھوں انسان دور دور کے شہروں اور ملکوں سے مکہ معظمہ جانے کے لئے غریب الوطنی اختیار کرتے ہیں۔ اور ہزاروں لاکھوں جانور اونٹ۔ گائے۔ دنبے۔ بھیڑ بکرے ابراہیم ؑ۔ اور اسمٰعیل ؑ اور ہاجرہ ؑ کی قربانی کی مقدس ہیکل پر قربانی کے نام سے ذبح کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ اس کے متعلق قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا۔ یعنی اللہ تعالےٰ کا ذکر اسی طرح کرو جس طرح اپنے باپوں کا ذکر کرتے ہو۔ یعنی ابراہیم ؑ۔ اور اسمٰعیل ؑ اور ہاجرہ ؑ جو تمہارے آباء ہیں ان کی قربانی کے ذکر سے صرف ذکر کو آباء تک ہی محدود نہ رکھو۔ کہ انہوں نے یہ قربانی کی بلکہ ان کی قربانی کے ذکر میں اللہ کا بھی ذکر کیا کرو۔ کہ خدا تعالےٰ ایسی بزرگترین اور محبوب ترین ہستی ہے جس پر ابراہیم ؑ۔ اسمٰعیل ؑ اور ہاجرہ قربان ہوئے۔ اور او اشد ذکرا میں اس طرف توجہ دلائی۔ کہ تم صرف ذاکر ہی نہ ہو۔ بلکہ ابراہیم ؑ اور اسمٰعیل ؑ اور ہاجرہ کی قربانی کا نمونہ دکھانے کے لئے عامل بھی بنو۔ یعنی ہر باپ خلیل بنے اور ہر بیٹا ذبیح بنے۔ اور ہر عورت بیوی ہو یا والدہ وہ ہاجرہ بن کر دکھائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

اے خدا تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا
مجھکو دکھلا دے بہار دیں کہ میں ہوں اشکبار

اے مرے پیارے بتا تو کس طرح خوشنود ہو
نیک دن ہوگا وہی جب تجھ پہ ہوویں ہم نثار

واہ رے باغ محبت موت جس کی رہگذر
وصل یار اس کا ثمر پر دور گردا گرد ہیں خار

ایسے دل پر داغ لعنت ہو ازل سے تا ابد
جو نہیں اس کی طلب میں بیخود و دیوانہ وار

کوئی رہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشت خار

جاودانی زندگی ہے موت کے اندر نہاں
گلشن دلبر کی راہ ہے وادی غربت کے خار

آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں مبلغ لیگوس کا ایڈریس اور چودھری صاحب کا جواب

آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب جب امریکہ اور انگلستان کے سفر سے واپسی پر لیگوس میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ تو بمبئی کے گورنر سر جان کالول اور سر عزیز الحق بھی آپ کے ساتھ تھے۔ اس موقعہ پر مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ افریقہ نے ان اصحاب کی خدمت میں ہز ایکسی لنسی سر جان کالول کو مخاطب کرتے ہوئے ایک ایڈریس پیش کیا۔ جس میں ان مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا۔ کہ یہ مسجد جس کا آج سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ لیگوس میں پہلی احمدیہ مسجد ہے۔ جو احمدی تعمیر کر رہے ہیں۔ اس کی تعمیر کے لئے مرکزی بیت المال نے بھی گرانٹ دی ہے۔ اس کے بعد حکیم صاحب نے احمدیت کی مختصر تاریخ بیان کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ احمدیت کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہونچے گی۔ اور آج کی تقریب اس پیشگوئی کو پورا کرنے والی ہے۔ اگرچہ احمدیت یہاں ۱۹۱۶ء سے پہنچی ہوئی ہے۔ مگر یہاں احمدیوں کی اپنی تعمیر کردہ مسجد کوئی نہ تھی۔ ہم اللہ تعالےٰ کے شکر گزار ہیں۔ کہ اس نے ہمیں اس کی توفیق دی۔ ہم اس لئے بھی اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اس نے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کا موقعہ ہمارے سلسلہ کے معزز رکن سر ظفر اللہ خان صاحب کو عطا فرمایا۔ جو کہ ہماری جماعت کے ایک قیمتی وجود ہیں۔ اور برطانی حکومت میں ایک اعلےٰ درجہ کی پوزیشن رکھنے کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی بھی ہیں۔ حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی کے زمانہ میں اسلام نے افریقہ میں بڑی مضبوطی سے قدم جمائے تھے۔ اور ہم لیگوس میں اس مسجد کا سنگ بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی کے عہد میں رکھ رہے ہیں۔ اور یہ بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی کے ہاتھوں رکھی جا رہی ہے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں عمر کا نام دیا گیا ہے۔ سر عزیز الحق کی اس تقریب پر موجودگی بھی ایک نیک فال ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ حق کو غلبہ حاصل ہوگا۔

اس کے بعد حکیم صاحب نے جماعت احمدیہ کی تعلیمی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ قادیان میں کئی تعلیمی اداروں کے علاوہ کئی پرائیویٹ درسگاہیں بھی ہیں۔ جن میں بڑے بوڑھے بھی تعلیم پاتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ میں خواندگان کی شرح ساٹھ فیصدی سے کم نہیں۔ پھر آپ نے افریقہ میں جماعت کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ میں نے گولڈ کوسٹ کے علاقہ میں کئی سکول جاری کئے جو کامیابی سے چل رہے ہیں۔ یہ ہماری مساعی کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ یہاں لڑکوں کے علاوہ لڑکیاں بھی تعلیم پانے لگی ہیں۔ اور کئی نوجوان یہاں سے یورپ میں جا کر تعلیم مکمل کر کے بیرسٹر اور ڈاکٹر بن چکے ہیں۔ ہمارے سامنے ایک بڑا تعلیمی پروگرام ہے۔ ہم بالکل خاموشی سے کام کرتے ہیں۔ اور ملک سے چندوں کی امداد بھی نہیں مانگتے۔ میں نے مسلسل نو ماہ تک مغربی، مشرقی اور شمالی صوبجات میں دورہ کیا۔ اور ابھی جوری میں لیگوس واپس آیا ہوں۔

اس وقت سامان تعمیر بہت گراں بلکہ نایاب ہے۔ ہم صرف عارضی عمارت کھڑی کریں گے جہاں نماز ادا کی جا سکے۔ اور حالات کے اعتدال پر آجانے پر مشرقی طرز کی باقاعدہ تعمیر کرینگے۔ اس مسجد کے لئے پانچہزار روپیہ تو مرکزی بیت المال نے دیا ہے۔ اور ایک ہزار پاؤنڈ کے قریب نائیجیریا کے احمدیوں نے جمع کیا ہے۔ نائیجیریا کے اطراف واکناف سے جو عطیے موصول ہوئے ہیں۔ وہ اس کے علاوہ ہیں۔ آخر میں پھر ایک بار آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوا دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے۔ اور اس مسجد کو ہمیشہ کے لئے نیکی پاکیزگی اور دیانت وامانت کے خیالات کی اشاعت کا مرکز بنائے۔

آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب نے اس ایڈریس کا حسب ذیل جواب دیا۔

جناب چودھری صاحب کا جواب

جناب والا - مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم و حاضرین مجلس میں اس امر پر بہت خوشی اور فخر محسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے اس تقریب میں شمولیت کا موقعہ ملا ہے۔ جس کے لئے سب یہاں اس وقت جمع ہوئے ہیں۔ مجھے یہ احساس ہے کہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے شائد میرے ہاتھوں سے زیادہ ناموزون ہاتھ ہماری جماعت میں میسر نہ آسکے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کام کے لئے میرا انتخاب کیا جانا بھی اپنے اندر ایک خصوصیت رکھتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ تک پہنچنے کے لئے ناقابل سے ناقابل اور نالائق سے نالائق آدمی کے لئے بھی ویسے ہی رستہ کھلا ہے جیسے پاکباز سے پاکباز آدمی کے لئے۔

مولوی فضل الرحمٰن صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی خصوصیات اور ہمارے آج کے یہاں جمع ہونے کے مقصد کی تشریح کر دی ہے۔ اور میں ان باتوں کا اعادہ کرنا نہیں چاہتا جن کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ میں ان چند لمحات میں جو مجھے میسر ہیں آپ صاحبان کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ کہ اسلامی نظام میں مسجد کی جو خدا کا گھر کہلاتا ہے کیا اہمیت ہے۔ ایک مسجد کے اندر مسلمانوں کے تمام طبقے خدائے واحد کی عبادت کے لئے ایک مقام پر بیک وقت جمع ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں تشریف آوری کے وقت سب سے پہلا کام یہ کیا۔ کہ مسجد کی جگہ انتخاب کی اور مسجد کی تعمیر کا انتظام فرمایا۔ تا کہ مسلمانوں کے لئے خدا کی عبادت کی خاطر اور ایک جگہ جمع ہونے اور اپنی اجتماعی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک مقام میسر آجائے اگرچہ یہ پہلی مسجد جو اسلام میں تعمیر کی گئی۔ مٹی اور کھجور کے درخت کی شاخوں اور پتوں سے بنائی گئی تھی۔ لیکن بہت سی اغراض کو پورا کرتی تھی۔ یہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے خدا کا گھر تھی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں اپنے صحابہ سے ملاقات فرماتے۔ اور ان کی تربیت فرماتے تھے صحابہ سے مختلف امور میں مشورہ فرماتے تھے اور غیر حکومتوں کے سفیروں سے یہاں ملاقات فرماتے تھے۔ اور بعض دفعہ اپنے مہمانوں کو بھی یہاں اتار دیتے تھے۔ غرض مسجد اسلامی جماعت کے لئے ایک مرکز کا کام دیتی ہے۔ جونہی ایک انسان مسجد میں داخل ہوتا ہے۔ رنگ و نسل قوم اور درجہ کے تمام امتیازات مٹ جاتے ہیں۔ شب و روز میں پانچ دفعہ ہر مسجد سے آواز بلند ہوتی ہے۔ جس کے ذریعہ بندوں کو اپنے رب کے دربار میں بلایا جاتا ہے۔ یہ آواز اللہ اکبر کے الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔ جس کا ترجمہ عموماً یہ کیا جاتا ہے۔ کہ خدا سب سے بڑا ہے۔ لیکن اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے۔ کہ خدا کا حق سب سے اوپر ہے۔ اذان کے اوقات میں انسان خواہ کسی معروفیت میں ہوں۔ جب وہ اس آواز کو سنتے ہیں۔ کہ خدا کا حق سب سے بالا ہے۔ تو ان کے دل میں یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اب انہیں اپنی دیگر مصروفیتیں ترک کر دینی چاہئیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو سب سے بڑا اور سب سے بلند ہے۔ اور جس کا حق سب سے بالا ہے انہیں بلایا جا رہا ہے۔

مسجد ایک ایسا مقام ہے کہ ہر انسان وہاں داخل ہو کر انسانیت کے وقار کو اور رتبہ کو پورے طور پر محسوس کرتا اور حاصل کر لیتا ہے مسجد کے اندر کسی قسم کا امتیاز باقی نہیں رہتا۔ نہ نشستوں اور مقام کا تقرر ہوتا ہے ایک صوبہ کا حاکم ایک فقیر یا اپنے نوکر کے ساتھ پہلو بہ پہلو صف میں کھڑا ہوا نظر آتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ جو دنیا کے لحاظ سے بڑا رتبہ نہیں رکھتے۔ اپنے خدا کی آواز پر بڑے بڑے رتبہ والوں سے پہلے مسجد میں پہونچ جائیں۔ اور اگلی صفوں میں کھڑے ہوں۔ اور وہ جو دنیا کے کاموں میں زیادہ منہمک اور معروف ہیں وہ بعد میں پہونچیں۔ اور ان کو پیچھے جگہ ملے۔

اسلام میں یہ حکم ہے، کہ حاکم خود امام الصلوٰۃ ہو۔ اور بحیثیت امام الصلوٰۃ کے بے شک اس کو آگے جگہ ملے گی۔ لیکن اگر وہ امام نہیں تو پھر وہ جس وقت مسجد میں پہونچے گا۔ اس کے مطابق جگہ لے گا۔ یہ منظر امیر افغانستان کے لاہور آنے پر بھی لوگوں نے دیکھا۔ جب والیٔ افغانستان جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے

بادشاہی مسجد تشریف لے گئے۔ بہت سے لوگ ان سے پہلے مسجد میں پہنچ چکے تھے۔ اور انہیں صحن کے درمیان کسی صف میں جگہ ملی۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان کے پہلو بہ پہلو لاہور کا ایک سقہ نماز کے لئے کھڑا تھا۔ اسلام کی اس تعلیم سے واضح ہوجاتا ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے ہی ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ ہم رتبہ ہوجاتا ہے۔

جیسے میں نے کہا ہے۔ دن رات میں پانچ بار مسجد سے اذان کی آواز بلند ہوتی ہے گویا یوں خیال کیجئے۔ کہ خالق ارض و سماء دن رات میں پانچ بار اپنا دربار منعقد کرتا ہے اور اپنے بندوں کو اپنی ملاقات کا شرف بخشتا ہے۔ ان اوقات میں مرد اور عورت۔ بچے اور بوڑھے آزادی سے اپنے رب کے حضور حاضر ہوکر مناجات بجالاتے ہیں۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔

نمبر ۶۵۷۶ مسکہ محمد احسان الٰہی ولد ماسٹر نور الٰہی صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸؍۳؍۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۶۹ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ محمد احسان الٰہی موصی فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف نئی دہلی۔ گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل بقاپوری۔ گواہ شد۔ لطیف احمد طاہر۔ گواہ شد۔ ہدایت اللہ بنگوی۔

نمبر ۶۵۷۷ مسکہ محمد اقبال ولد شیخ محمد الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۴۱ء ساکن زیرہ حال دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲؍۳؍۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۶۹ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ محمد اقبال بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی جھنڈا نبی کریم روڈ بلڈنگ فضل الرحمٰن نئی دہلی۔ گواہ شد۔ ہدایت اللہ منصور بنگوی۔ گواہ شد۔ لطیف احمد طاہر دہلی۔

فن تیراکی کے کمالات کا مظاہرہ

قادیان ۲۔ مئی۔ کل شام مسٹر راجہ رام سادو Mr. Rajaram Saawo جو کہ تیراکی میں آل انڈیا چیمپئن ہیں۔ یہاں تشریف لائے اور آج ۱۰½ بجے سے ۱۱½ بجے تک سکول کے تالاب میں فن تیراکی کے کمالات کا مظاہرہ کیا اور سکول کی سوئمنگ ٹیم کو تیراکی کے مختلف پہلو سکھائے۔ جملہ طلباء اور اساتذہ کرام اور معززین بھی موجود تھے۔ یہ اپنی قسم کا پہلا مظاہرہ ہے جو قادیان میں ہوا۔ ہمیں امید ہے کہ مسٹر موصوف آئندہ بھی یہاں تشریف لاکر طلباء کیلئے فن تیراکی میں مہارت پیدا کرنے میں ممد ہوں گے۔ ان کا ارادہ ہے کہ جولائی کے آخر میں پھر یہاں آکر زیادہ دیر پانی میں رہنے کے گزشتہ ریکارڈ کو مات کرنے کی کوشش کریں گے۔ گذشتہ سال ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج لاہور کے ایک طالبعلم (آر جیٹی) نے اسی قسم کی کوشش کی تھی اور وہ ۸۰ گھنٹے تک متواتر پانی میں رہا تھا۔ ان کا ارادہ ہے کہ وہ ۱۰۰ گھنٹے تک تیرتے ہوئے پانی میں رہیں۔ ہمارے طلباء نے ان سے بہت فائدہ حاصل کیا۔ جس کے لئے ہم ان کے شکرگذار ہیں۔ خاکسار قمر الدین سیکرٹری گورداسپور ڈسٹرکٹ سوئمنگ ایسوسی ایشن قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن یکم مئی۔ جنوب مغربی بحرالکاہل کے اتحادی ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی آبدوزوں نے آسٹریلیا کے مشرق میں حملہ شروع کر دیا ہے۔ جاپانی آبدوزوں کے حملے سے آسٹریلیا کے مشرقی سلسلہ رسل و رسائل کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس خطرہ کا سدباب کرنے کیلئے مؤثر کارروائی کی جا رہی ہے۔ آج ملبورن میں آسٹریلیا کے وزیر فوج نے کہا کہ جاپانیوں نے آسٹریلیا کے شمال میں جو ۲ لاکھ فوج اکٹھی کر رکھی ہے۔ اس کے علاوہ تیمور سے رابول تک متعدد ہوائی اڈے بھی تیار رکھے ہیں۔ جن میں ڈیڑھ ہزار ہوائی جہازوں کا انتظام ہو سکتا ہے۔

نیویارک یکم مئی۔ مزدوروں نے صدر روزویلٹ کے الٹی میٹم کو کہ وہ کل صبح دس بجے تک کام پر چلے جائیں ٹھکرا کر ہڑتال شروع کر دی۔ کان کنوں کے پریذیڈنٹ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ جنگی لیبر بورڈ نے کانوں کے مالکوں کی بات مان لی ہے اور ہماری درخواست رد کر دی ہے۔ مزدور اجرت میں دو ڈالر (۶ روپے) روزانہ اضافہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔

واشنگٹن یکم مئی۔ صدر روزویلٹ نے حکم دیا ہے کہ گورنمنٹ کوئلے کی کانوں پر قبضہ کر لے۔

نئی دہلی ۲ مئی۔ رائل ایئر فورس نے آج اراکان کی پہاڑیوں میں جاپانی چوکیوں پر دو گھنٹہ تک حملہ کیا جبکہ برطانوی فوجیں ان جاپانی فوجوں سے ٹکر لے رہی تھیں۔ جو مانگڈاؤ سے بوتھیڈانگ جانے والی سڑک کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ جاپانیوں نے اب آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کی۔ لیکن ایسی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ مانگڈاؤ کی نسبت بوتھیڈانگ پر بڑھ جانے کی سوچ رہے ہیں۔

لنڈن ۲ مئی۔ شدید گولہ باری کر کے جرمن جوق در جوق آگے بڑھ آئے جس پر اتحادی فوجوں کو بانگوب اور سیدی عبداللہ سے پیچھے ہٹنا پڑا گیلاٹ کے علاقہ میں برطانوی فوجیں جبل قیصرین کی پہاڑی سے پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

نئی دہلی ۲ مئی۔ گورنر جنرل نے آج ایک نیا امینڈمنٹ آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے ذریعہ سپیشل عدالتوں کے مقدمات پر نظرثانی کرنے والے جج صاحبان کو اس امر کے اختیارات دیئے گئے ہیں کہ وہ فیصلوں پر نظرثانی کرتے ہوئے ماتحت عدالت کی کارروائی حاصل کر سکیں۔ تاکہ اس امر کی جانچ کر سکیں۔ کہ مذکورہ عدالت میں کسی قسم کی بے قاعدگی یا بے ضابطگی تو نہیں کی گئی۔

لنڈن یکم مئی۔ جنوب مغربی بحرالکاہل کے رقبے میں بحری جنگ زور پکڑ رہی ہے۔ اب جاپانیوں نے اپنی سرگرمیوں کو تیز کر دیا ہے۔ اتحادیوں کے سپلائی کے راستے کو کاٹنے کیلئے آبدوزوں کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ سیاسی حلقوں میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ جنرل میکارتھر نے ۲۴ اپریل کے روز واضح طور پر اصل حالات کو بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ مغربی بحرالکاہل کے تمام بحری راستوں اور آسٹریلیا کے بیرونی راستوں پر جاپانی مکمل طور پر قابض ہو چکے ہیں۔

زیورچ یکم مئی۔ ہالینڈ کے جرمن فوجی کمانڈر نے حکم دیا ہے کہ ڈچ آرمی کے جو افسر اور سپاہی مئی ۱۹۴۲ء میں رہا کئے گئے تھے۔ سب کے سب دوبارہ گرفتار کر لئے جائیں۔

لنڈن یکم مئی۔ ایم لاوال جبکہ وہ ہٹلر سے ملاقات کرنے کے بعد واپس فرانس آ رہا تھا۔ راستے میں ایک شخص نے حملہ کیا جس سے اس کا ایک کنڈکٹر زخمی ہو گیا۔ اس کا قانونی سیکرٹری بھی ساتھ تھا۔ اس حملہ کے دوران میں اس کو کافی زخم آئے۔

دہلی ۲ مئی۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں خالی شدہ نشستوں کو پُر کر دیا گیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ مسٹر عزیز الحق سی۔ آئی۔ ای سابق ہائی کمشنر فار انڈیا کامرس ممبر بنائے گئے ہیں۔ ڈاکٹر بی۔ ایس کھارے کو سمندر پار کے ہندوستانیوں کا محکمہ سونپا گیا ہے۔ بنگال کے ایڈووکیٹ جنرل سر اسوک کمار رائے کو سر سلطان احمد کی جگہ لاء ممبر اور سر سلطان احمد صاحب کو انفارمیشن اور براڈکاسٹنگ کا ممبر اور سر راما سوامی مدلیار کو سپلائی ممبر بنایا گیا ہے۔ موخر الذکر اسوقت انگلستان میں جنگی کیبنٹ کے ممبر ہیں اور چھ ہفتہ کے بعد واپس آئیں گے۔ سر لونکا ناتھن کو جو اس وقت وزیر ہند کے مشیر ہیں۔ ہائی کمشنر فار انڈیا مقرر کیا گیا ہے۔

لنڈن ۳ مئی۔ ٹیونیشیا میں لڑائی کا سب سے زیادہ زور شمالی علاقہ میں ہے۔ امریکن اور فرانسیسی فوجوں نے دو ہزار فٹ بلند ایک پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور وہ بیسٹور جانے والی سڑک پر برابر گولہ باری کر رہی ہیں۔ پہلی برطانوی فوج کے محاذ پر لڑائی ٹھنڈی پڑ گئی ہے۔ اور جرمن جوابی حملوں کا زور ٹوٹ گیا ہے۔ پونٹ ڈو فہس کے محاذ پر جنرل جیرو کی فرانسیسی فوج دشمن کی قلعہ بندیوں پر برابر دباؤ ڈال رہی ہے۔ اس نے بھی ایک اہم پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے جسے واپس لینے کے لئے دشمن نے بڑے زور کے جوابی حملے کئے۔ مگر ناکام رہے۔ اتحادی طیارے بہت اہم خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جنرل آئزن ہاور کے ہیڈکوارٹر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بحیرۂ روم کے علاقہ میں دشمن کے جہازوں کا سراغ لگانے کے لئے اتحادی طیاروں نے کئی سو چھاپے مارے۔ الجیریا ریڈیو کا بیان ہے کہ ابھی دشمن کی مقابلہ کی سکت نہیں ٹوٹی۔ مگر اسے رسد اور سامان ملنا مشکل ہو رہا ہے۔ کل بحیرۂ روم میں دشمن کے ۱۸ جہاز ڈبو دیئے گئے یا ان کو نقصان پہنچایا گیا۔ جو ٹیونیشیا میں رسد وغیرہ لے جا رہے تھے۔ اپریل میں دشمن کے کل ۸۷۲ طیارے برباد کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ۶۲۳ شمالی افریقہ میں ہوئے۔ اس مہینہ میں اتحادیوں کے ۵۱۶ طیارے برباد ہوئے۔ جن میں سے ۱۹۵ شمالی افریقہ میں کام آئے۔ جب سے اتحادی فوجیں شمالی افریقہ میں اتری ہیں دشمن کے کم سے کم ۴۰۲ بحری جہاز ڈبو دیئے گئے ہیں۔

ماسکو ۲ مئی۔ روس کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ نوورسسک کے علاقہ میں جرمنوں نے بڑا حملہ شروع کیا ہے۔ روسیوں نے ان کے کئی حملوں کا منہ توڑ جواب دیا۔ چھ دن کی لڑائی میں یہاں سات ہزار جرمن افسر اور سپاہی مارے گئے۔ کوبان کے محاذ پر بھی بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے روسی سکاؤٹوں نے دشمن کی صفوں کے پیچھے حملے کر کے اسے کافی نقصان پہنچا دیا۔ اور ویل کے جنوب میں روسیوں نے ایک اہم پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں انہیں گولہ بارود کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آیا۔

لنڈن ۲ مئی۔ برطانوی طیاروں نے دشمن کے سمندروں میں سرنگیں بچھائیں۔ اس کے علاوہ ہالینڈ میں دشمن کے کارخانوں اور شمالی فرانس میں ریلوں کو نقصان پہنچایا۔ ۲۷ اپریل کو بحیرہ بالٹک کی ایک اہم بندرگاہ پر جو حملہ کیا تھا۔ اس سے بہت زیادہ نقصان دشمن کو پہنچا۔ کئی روز بعد جب ایک طیارہ فوٹو لینے گیا۔ تو شہر پر دھوئیں ہی دھوئیں چھایا ہوا تھا۔ کل صبح ہالینڈ کے کنارے کے پاس دشمن کے ایک جہازی قافلہ پر برطانوی طیاروں نے حملہ کر کے ایک کو ڈبو دیا۔ اور دو کو آگ لگا دی۔ ہمارے طیاروں کو معمولی نقصان پہنچا۔

لنڈن ۲ مئی۔ جنوب مغربی بحرالکاہل کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی طیاروں نے منڈا پر حملے کئے ہیں۔ انہوں نے کسکا کو بھی نشانہ بنایا۔ اور جاپانی اڈوں کو کافی نقصان پہنچایا۔ ڈچ ایسٹ انڈیز سے لیکر تیمور تک بھی دور دور تک حملے کئے گئے۔

ایک بے بنیاد افواہ کی تردید

پنجاب کے مختلف اضلاع میں یہ افواہ پھیل رہی ہے کہ گورنمنٹ کے زیر انتظام نرسیں یا ڈاکٹر جن کے ساتھ پولیس کے ملازم ہوتے ہیں مسلمان بچوں کو زبردستی پکڑ کر ختنہ کرتے اور جنگ میں زخمی ہونے والے سپاہیوں کیلئے ان کا خون حاصل کرتے پھرتے ہیں۔ کچھ دنوں سے یہ افواہ قادیان کے نواحی دیہات میں بھی پھیل رہی ہے اور لوگ محض اسی ڈر کی وجہ سے اپنے بچوں کے ختنے کراتے جا رہے ہیں بلکہ معلوم ہوا ہے کہ بعض لوگوں نے راتوں رات ختنے کرائے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ افواہ سراسر بے بنیاد ہے جو کسی شریر نے محض عوام الناس بالخصوص مسلمانوں کو پریشان کرنے کیلئے پھیلائی ہے۔ لوگوں کو ایسی باتوں پر ہرگز ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیئے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر